غلام محمد خان نیازی

میری شاکرہ ماں

ماں کی مامتا اور اولاد سے باہمی پیار ایک مسلمہ ضرب المثل ہے یہ ایک فطری جذبہ ہے جس سے محبت اور ادب کے دائمی لاو ر شریں چشمے پھوٹتے ہیں کیونکہ ماں صرف ماں ہوتی ہے۔ جس کے پیار و محبت میں شبنم سے زیادہ ٹھنڈک اور مرجھائے دلوں کو گرمانے والی خوشگوار حرارت ہوتی ہے۔ اس کی خوشبو اور کشش ہمیشہ جاذب قلب و نظر رہتی ہے۔ اس کی دلفریبی اور دلکشی سے مقناطیسی تاثیر سے کوئی نازک سے نازک اور سخت سے سخت دل بے نیاز ہو کر نہیں رہ سکتا۔

ایسا ہی قلبی لگاؤ مجھے اپنی پیاری، نیک، صابرہ و شاکرہ اور صالح ماں کی آغوش سے نصیب ہوا۔ اگر چہ مرے دیگر بہن بھائی بھی محبت اور اطاعت گذاری میں مجھ سے کم نہیں رہے۔ لیکن ان کی ذات سے میری وابستگی منفرد رہی ہے۔ جب وہ میرے گھر تشریف لے آتیں تو میں اسے خوش بختی کی علامت سمجھتا۔ لیکن جب وہ دوسرے بھائیوں کے ہاں چلی جاتی تو ان سے رابطہ کر کے دعائیں حاصل کرنا فرض اولیں سمجھتا۔ جب وہ مجھے دیکھتیں تو ان کا دل باغ باغ ہو جاتا۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کے قدموں میں بیٹھ کر باہمی گفتگو سے جو لطف و سرور مجھے نصیب ہوتا اس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں۔ اس کے برعکس جب کبھی مصروفیت کی بناء پر معمول کے مطابق حاضری کا موقع نہ ملتا اور ملاقات یا رابطہ میں تاخیر ہو جاتی تو ان کی محبت اور بے قراری کا احساس مجھے ان کے اس پیغام میں محسوس ہوتا کہ ''غلام محمد تو نے مجھے کئی روز سے منہ نہیں دکھایا۔''

میری والدہ محترمہ اہلیہ صوفی عبدالرحیم خان نیازی سابق صدر مجلس احرار اسلام یکم جنوری ۲۰۰۳ء بروز بدھ عصر و مغرب کے درمیان ماہ شوال میں ہم سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئیں۔

ماں سے میری آخری ملاقات کینیڈا جانے سے پہلے ہوئی۔ جب میں ان سے اجازت لینے کے لیے حاضر ہوا تو ہم پر جذباتی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ مجھے میرا ماتھا اور ہاتھ چوم رہی تھیں اور میں بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔ ایسی صورت حال زندگی میں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ شاید کاتب تقدیر یہ محسوس کر رہا تھا کہ راقم کی عدم موجودگی میں رحمتوں اور دعاؤں کا یہ محبت بھرا آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو جائے گا۔

شب ماہ مختصر تھی مجھے ہائے کیا خبر تھی
کہ طلوع پھر نہ ہوگا میرا آفتاب ڈھل کر

دنیا میں کوئی چیز ماں کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ قدرت کا یہ حسین تحفہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانیت کو نصیب ہوا ہے۔ رحمتوں کا شجر سایہ دار ہے ناگہانی بلاؤں سے بچنے کی چھتری اور غیبی آفتوں کے بچانے کے لیے ڈھال ہے۔ ماں کی ہمہ وقت کی دعائیں، مولا کریم کی کرم گستری کی بارش برسانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ جب کبھی ہم میں سے کوئی بھائی کسی الجھن یا پریشانی میں مبتلا

ہوتا۔ وہ اللہ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہو جاتیں اور ہمارا درد دور ہو جاتا۔

آپ کے والد محمد زمان خان باہی نیازی موسیٰ خیل ضلع میانوالی کے نہایت دین دار فرد تھے۔ دینی جذبہ لے کر جب سسرال آئیں تو والد صاحب کی رفاقت سے ان میں مزید پختگی اور پائیداری آ گئی۔ چونکہ ہمارا کاشتکارانہ گھرانہ تھا اس لیے ہر قسم کی سختی، درشتی اور مشقت کو نہایت حوصلہ اور صبر سے برداشت کیا۔ والد صاحب مذہبی، معاشرتی اور سیاسی کاموں میں مصروف رہتے۔ آپ نے ہمت حوصلہ سے امورِ خانہ داری کو نبھایا۔ گھر میں دوسرے جانوروں ساتھ ایک دو گائے بھینس لازماً ہوتی تھیں۔ مہمانوں کی آمد و رفت بھی خدا کے فضل سے ہر وقت جاری رہتی تھی' اس کے باوجود آپ نے گھرانے کے ہر مسئلہ کو ممکن طور پر احسن طریق سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خاوند کے ہمراہ کئی حج اور عمرہ کی سعادتوں سے نوازا۔ ڈاکٹر محمد گلشیر خان کی ملازمت کے دوران آپ کو اپنے خاوند کے ہمراہ کئی ماہ مدینہ منورہ میں قیام کا موقع نصیب ہوا۔

والد مرحوم کی زندگی ہمیشہ علماء کرام اور سیاسی راہنماؤں سے وابستہ رہی۔ گاؤں موسیٰ خیل یا فیصل آباد جہاں بھی رہائش رہی بڑے بڑے رہنماؤں کی خدمت کا اعزاز والدہ کو نصیب ہوا جس میں خاص طور پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا گل شیرؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، قاضی احسان احمدؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، سید ابوذر بخاریؒ، سید عطاء المحسن بخاریؒ اور مولانا عبدالستار خان نیازیؒ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت امیر شریعتؒ کے گھرانے سے وہ دلی عقیدت رکھتی تھیں۔ اس طرح حضرت شاہ صاحبؒ مرحوم بھی عبدالرحیم خان کی اولاد کو اپنی اولاد کی طرح پیار کرتے تھے۔ چناب نگر احرار کانفرنس میں ہماری شرکت پر اظہار خوشنودی فرماتی تھیں۔ پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ صاحب کو اپنا بیٹا تصور کرتیں اور آخری وقت تک ان کی کامیابی، صحت اور عمر درازی کے لیے دعائیں کرتی رہیں۔

پارسائی اور نیکی کا یہ عالم تھا کہ اس ماہ رمضان میں بیماری اور پیرانہ سالی کی وجہ سے صرف پانچ روزے خطا ہوئے تو فوری طور پر ان کا پورا شرعی معاوضہ مساکین میں تقسیم کروایا۔ کینیڈا سے ماں جی ان کے ساتھ میری آخری بات فون پر ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۲ء کو ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی داڑھ میں درد ہے۔ دوسرے روز اچانک طبیعت خراب ہو گئی۔ بھائی غلام رسول خان نے ڈاکٹر گل شیر سے رابطہ کیا جب ڈاکٹر صاحب آئے تو والدہ کو دیکھتے ہی نیشنل ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹروں نے ہر قسم کی ادویات استعمال کیں۔ لیکن جب وقت پورا ہو جائے تو کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ آخری وقت بیٹوں کی طرف دیکھا اور خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے سفرِ آخرت میں ہزاروں مقامی افراد کے علاوہ گاؤں موسیٰ خیل، سرگودھا، جوہر آباد، اسلام آباد اور لاہور سے لوگ شریک ہوئے۔ جنازہ ادا کرنے سے پہلے حضرت مولانا مجاہد الحسینی صاحب نے اس گھرانے کی دینی خدمات کا مختصر سا تعارف کروایا۔ آپ کا جنازہ پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ صاحب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان نے پڑھایا۔ حافظ کفایت اللہ رات گئے تک اپنی دادی کی قبر پر قرآن خوانی کرتے رہے اور اُسی رات انہوں نے اپنی دادی کو خواب میں زیارت کی۔

آج میری نگاہیں ماں کو تلاش کرتی ہیں۔ دنیا دولت کی تلاش میں سرگرداں ہے مگر سب سے بڑی دولت تو ماں کا وجود

ہے جسے ماں کا سایہ عاطفت میسر ہو، وہ سب سے بڑا خوش نصیب اور امیر ہے۔ آج لوگ روشنی ڈھونڈ رہے ہیں لیکن اس خالق کائنات نے ماں کی ممتا کو مظہر رحمت بنا کر' خاکدان تیرۂ تاریک میں' روشنی عطا کی ہے۔ آج کا انسان غم غلط کرنے کے لیے وسیلے اختیار کرتا ہے۔ جام و پیمانہ میں گم ہو جاتا ہے اور ارباب اقتدار کی پناہ میں آنا چاہتا ہے لیکن ماں کے آنچل سے بڑھ کر کوئی مضبوط پناہ گاہ نہیں۔

ماں کا وجد رحمتِ پروردگار ہے
اولاد پر جو واری ،صدقے ،نثار ہے

قافلۂ آخرت

گزشتہ ماہ ہمارے درج ذیل دیرینہ کرم فرما وفات پا گئے۔

- اہلیہ مرحومہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب' عزیز فہم۔ میلسی
- دختر مرحومہ شاہد رفیع صاحب۔ ملتان
- حافظ محمد انور مرحوم' چک نمبر ۲۶۵ بورے والا' ضلع وہاڑی
- بھاوج مرحومہ حاجی شاہ محمد چودھوان۔ ڈیرہ اسماعیل خان
- حافظ عصمت اللہ مرحوم (امام جامع مسجد مدنی چک نمبر ۲۶ جیڈی' ساہیوال' بعمر ۷۳ سال) قاری محمد اقبال صاحب کے والد گرامی تھے۔
- شیخ محمد عظیم لدھیانوی مرحوم بن عبدالعلیم لدھیانوی مرحوم' ملتان۔ شیخ محمد حسن لدھیانوی اور شیخ حسین اختر لدھیانوی کے پھوپھی زاد تھے۔
- پروفیسر محمد اقبال میرانی مرحوم۔ ڈیرہ غازی خان

قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

دعائے صحت

- مجلس احرار اسلام ملتان کے مخلص کارکن اور نقیب ختم نبوت کے معاون جناب ابو میسون اللہ بخش احرار کی والدہ ماجدہ شدید علیل ہیں۔
- ہمارے کرم فرما اور مہربان محترم حافظ صفوان محمد (ہری پور) طویل عرصہ سے علیل ہیں۔
- ابو معاویہ محمد بشیر چغتائی کے خالہ زاد بھائی محمد اسلم راجپوت دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔
- ہمارے کرم فرما محترم پروفیسر محمد ایوب خان (ملتان) ٹریفک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

احباب و قارئین سے دعائے صحت کی درخوست ہے۔ (ادارہ)